مولانا مشتاق احمد (چینوٹ)

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی نصابی کتاب میں ایک فاش غلطی

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر شبہات اور ان کا ردّ

وطن عزیز میں چند سالوں سے نصاب کا حلیہ بگاڑنے پر زور شور سے کام ہورہا ہے۔ ہر شعبۂ تعلیم میں اہم عہدوں پر ملحدین کے دوچار ایجنٹ گھس کر اپنا کام خاموشی سے کر رہے ہیں اور اگر کوئی احتجاج کرتا بھی ہے تو اس کی شنوائی نہیں ہوتی۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ غیروں کے ساتھ ساتھ اب اپنوں کی بے حسی اور لاعلمی بھی رنگ لارہی ہے۔ صحیح العقیدہ مسلمان ہونے کے مدعی حضرات بھی لاشعوری طور پر ملحدین کی تائید کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس مختصر مضمون میں ایک غلطی کی نشاندہی مقصود ہے جو "اپنوں" کے ہاتھوں سرزد ہوئی ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی تیار کردہ کتاب "اسلامیات اختیاری" برائے بی اے بلاک نمبر ا یونٹ نمبر ا تا ۵ کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں جو کہ پروفیسر حافظ احمد یار صاحب سابق چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب کا تحریر کردہ ہے۔ یہ اقتباس سورہ آل عمران کی آیات ۵۵ تا ۶۰ کی تفسیر مندرجہ کتاب سے لیا گیا ہے اور اس تفسیری نوٹ کا آخری پیراگراف ہے۔

"اس ساری بحث کے ساتھ یہ بھی واضح رہے کہ عقیدۂ حیات مسیح یا رفع مسیح اسلام کے بنیادی عقائد (اجزائے ایمان) میں سے نہیں آنحضرت ﷺ نے کبھی مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ منوانے پر (اسلام کے پانچ بنیادی عقائد کی طرح) اصرار نہیں فرمایا تھا۔ یہ عقیدۂ قرآن اور احادیث کی تصریحات سے زیادہ قریب ضرور ہے۔ (اور اسی لئے تمام مسلمان اس کے قائل رہے ہیں) لیکن یہ تاویل احتمالات سے یکسر خالی نہیں۔ اس کا معاملہ آیات متشابہات کا سا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی آدمی محض یہ سمجھ کر وفات مسیح علیہ السلام کا قائل ہو کہ رفع مسیح یا حیات و وفات مسیح کا عقیدۂ اسلام کا بنیادی عقیدہ نہیں ہے اس لئے نہیں کہ ایسا ہونا ناممکنات سے ہے اور نہ ہی اس لئے کہ اس عقیدہ کو اپنی دکان چمکانے کا ذریعہ بنایا جائے تو جواز کی گنجائش شاید نکل سکتی ہے۔ مسلمانوں میں وفات مسیح کے قائل لوگ کم سہی مگر رہے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ کسی پر پہلی دفعہ الہام کے ذریعے وفات مسیح کا انکشاف ہوا ہے تو علمی دیانتداری اور تحقیق کے بھی خلاف ہے۔ "بانی قادیانیت" (مرزا غلام احمد قادیانی لعن) سے پہلے سرسید یہی بات کہہ چکے تھے مگر انہوں نے کوئی فرقہ بنایا نہ اپنے مخالفوں کو کافر کہا اور قادیانی حضرات کے ساتھ بھی مسلمانوں کا اصل جھگڑا حیات و وفات مسیح کا نہیں بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کے پیشوا نے نبوت کا دعویٰ کیا اور مسلمانوں کے نزدیک تمام مسلمانوں کے نزدیک حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نبوت کا ہر مدعی اسلام سے خارج ہے اور اسے مسلمان کہلانے پر اصرار کا بھی کوئی حق نہیں ہے

(صفحہ ۹۸)

اس عبارت کا تجزیہ کرنے سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

۱- عقیدہ حیات مسیح اسلام کے بنیادی عقائد میں سے نہیں ہے
۲- آنحضرت ﷺ نے کبھی یہ عقیدہ منوانے پر اصرار نہیں کیا
۳- قرآن و حدیث کی تصریحات تاویل کے احتمال سے خالی نہیں ہے
۴- ان نصوص کا معاملہ آیات متشابہات والا ہے

۵- مرزا قادیانی سے پہلے بھی کئی لوگ وفات مسیح کے قائل رہے ہیں
۶- قادیانیوں سے اصل نزاع حیات و وفات مسیح کا نہیں بلکہ ختم نبوت کا ہے
۷- اسلام میں اس عقیدہ کا انکار کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

تجزیہ:

نکتہ نمبر ۱: ہمیں انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ فاضل مضمون نگار، علم تفسیر اور تفاسیر کے مطالعہ سے بے بہرہ ہیں ورنہ وہ یہ نہ کہتے۔ مفسرین کی تصریحات ذکر کرنے لگوں تو مضمون کتابی شکل اختیار کرلے گا اس لئے صرف حوالہ جات پر اکتفا کرتا ہوں تاہم بعض ضروری حوالے بعینہ درج ہوں گے۔

۱- آیت ومکروا ومکر اللہ و اللہ خیر الماکرین کی تفسیر میں رفع عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح پر مشتمل چند حوالے جو ہمیں دستیاب ہوئے حسب ذیل ہیں تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۷۲،۷۳، تفسیر ابن کثیر جلد ۱ ص ۳۶۵،۳۶۶ تفسیر خازن جلد ۱ ص ۳۳۹ تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۴۸ تفسیر جلالین ص ۵۲

آیت، واذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ کے چند حوالے:
تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۷۵،۷۶، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۶، تفسیر خازن ج ۱ ص ۲۴۰،۲۴۱،
تفسیر جلالین ص ۵۲، فتح البیان فی مقاصد القرآن ج ۲ ص ۴۹

آیت، بل رفعہ اللہ پر مفسرین کرام کی تصریحات:
تفسیر ابن کثیر جلد ۱ ص ۵۷۴، تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۱۰۱ تا ۱۰۴، خازن ج ۱ ص ۴۱۹ جلالین ص ۹۱، فتح البیان ج ۲ ص ۲۴۴ کشاف ج ۱ ص ۴۳۶

و ان من اہل کتاب الالیؤ منن بہ قبل موتہ پر چند حوالے:
تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۱۰۶، ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۷، تفسیر جلالین ص ۹۱، تفسیر کشاف ج ۱ ص ۴۳۷

ویکلم الناس فی المھد و کھلا پر تصریحات:
تفسیر خازن ج ۱ ص ۲۳۵، تفسیر کبیر ج ۸ ص ۵۷

و انہ لعلم للساعتہ پر حوالے:
تفسیر کبیر ج ۲۷ ص ۲۲۳، ابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۲ تفسیر جلالین ص ۴۰۹

وجعلنی مبارکا اینما کنت پر تصریحات:
تفسیر مظہری ج ۶ ص ۹۴، تفسیر کبیر ج ۲۱ ص ۲۱۵،۲۱۶

چند عبارات:

(۱) اصل المکر السعی بالفساد فی خفیۃ و مداجاہ امامکرھم بعیسیٰ علیہ السلام فھوانھم ھموا بقتلہ اما مکر اللہ تعالیٰ بھم ھو انہ رفع عیسیٰ.... علیہ السلام و تلک ان الیھود ملک الیھود اراد قتل عیسی علیہ السلام....... فلما اراد واذٰلک امرہ جبرائیل ان یدخل بیتا فیہ روذنہ دخلوا البیت اخرجہ جبرائیل من تلک الروذنہ وکان قد القیٰ شبہ علی غیرہ فاخذ وصلب (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۷۲، ۷۳

(۲)۔ التوفی اخذ الشیٔ وافیا ولما علم اللہ ان من الناس من یخطر ببالہ ان اللہ رفعہ اللہ ھو روحہ لاجسدہ ذکر ھذا الکلام لیدل علیٰ انہ علیہ الصلواۃ و السلام رفع بتمامہ الی السماء بروحہ و بجسدہ ویدل علیٰ صحۃ ھذا التاویل قولہ تعالیٰ (وما یضرونک من شیٔ) (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۷۵)

(۳)۔ قال الحسن ابن الفضل وکھلا یعنی ویکلم الناس کھلا بعد نزولہ من السماء وھذا نص علیٰ انہ سینزل من السماء الی الارض (خازن ج ۱ ص ۲۳۵)

ان تصریحات کے بعد مضمون نگار کے اس غبارے سے ہوا نکل جاتی ہے کہ یہ عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے نہیں ہے۔ مضمون نگار کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مرزا قادیانی نے بھی بعینہٖ یہی بات لکھی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

"اول یہ جاننا چاہیئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صد ہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہوگیا" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۷۱ جلد ۱)

نکتہ نمبر ۲: آنحضرت ﷺ نے ایک صد سے متجاوز احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس کی تفصیل حضرت محمد انور شاہ کشمیری کے حکم پر لکھی گئی کتاب "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اس میں ۱۰۱ حدیثیں جمع کی گئیں ہیں اس کے باوجود یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام نے اس عقیدہ پر زور نہیں دیا کمال لاعلمی کی دلیل ہے۔

نکتہ نمبر ۳، ۴: قرآن وحدیث کی تصریحات کو متشابہات کہنا محض سینہ زوری ہے۔ فاضل مضمون نگار کیا اس نکتہ کی شرح فرما کر امت مسلمہ کو ممنون فرمائیں گے۔ آیات قرآنی کی تفسیر میں مذکورہ حوالے قطعاً یہ نہیں بتاتے کہ اس عقیدہ کی حامل نصوص کا معاملہ آیات متشابہات والا ہے۔ ھاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔ نیز یہ ارشاد فرمائیں کہ مذکورہ آیات کی تفاسیر میں کون سے احتمالات نکلتے ہیں اور کس طرح نکلتے ہیں اور ان احتمالات پر کتنے مفسر، محدث، متکلم آپ کے ساتھ ہیں؟

نکتہ نمبر ۵: ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ کو ایک بھی محدث، مفسر وفات عیسیٰ کا قائل نہیں ملے گا۔ لے دے کے ایک سر سید ملا ہے۔ سر سید کی قومی خدمات سے قطع نظر وہ مذہبی لحاظ سے کس شمار و قطار میں ہیں۔ سر سید تو فرشتوں اور

جنون کے وجود کا انکار کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا انکار کرتے تھے۔ اسی طرح مفتی محمد عبدہ اور شلتوت وغیرہ مصری علماء قابل اعتبار نہیں ہیں۔ یہ مصری علماء بھی سرسید کی طرح مفسر تھے نہ محدث اور نہ ہی متکلم۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر سلف و خلف، اکابر و اصاغر کا اجماع ہے۔

حیاۃ المسیح بجسمہ الی الیوم و نزلہ من السماء بجسمہ العنصریؑ ممّا اجمع علیہ الامۃ و توا تربہ الاحادیث (البحر المحیط ج۲ ص ۴۷۳)

نکتہ نمبر۶، ۷ : یہ کہنا قطعاً غلط ہے کہ ہمارا مرزائیوں سے حیات عیسیٰ پر کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ جناب محترم ہمارا مرزائیوں سے تین بنیادی مسائل پر جھگڑا ہے

۱۔ مرزا قادیانی کا صدق و کذب ۲۔ حیات عیسی علیہ السلام ۳۔ مسئلہ ختم نبوت

مرزائی قرآن و حدیث میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے نزول سے مرزا قادیانی کی آمد مراد لیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دو چادروں سے مراد مرزا کی دو بیماریاں لیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے اور سری نگر کشمیر میں ان کے فوت ہونے کے قائل ہیں۔ اس انتہاء کے بعد لکھنا کہ اس موضوع پر ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ قرآن و حدیث سے بہت بڑی زیادتی ہے۔ اور اس مسلمہ عقیدہ کے انکار کی گنجائش نکالنا قرآن و حدیث کے انکار کی دعوت دینا ہے۔

تحریر کا پس منظر:

غیب کا علم تو اللہ کے پاس ہے اور وہی انسانی نیتوں کا جاننے والا ہے۔ لیکن بادی النظر میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ فاضل مضمون نگار سید قطب شہید اور سید مودودی سے متاثر ہیں اور ان دونوں حضرات نے مضمون نگار کی طرح قرآن مجید سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے ثبوت کا انکار کیا ہے۔ اور یہ عقیدہ صرف احادیث کی رو سے مانا ہے۔ مضمون نگار تو ان سے ایک قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ کہ وہ احادیث کی رو سے بھی اس عقیدہ کی اہمیت ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

حرف آخر:

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ارباب بست و کشاد سے درخواست ہے کہ وہ اس پیراگراف کو اپنی نصابی کتاب سے خارج کرکے اسلامی حمیت کا ثبوت دیں۔ اور امید ہے کہ فاضل مضمون نگار بھی اس مسئلہ میں انانیت کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ اس دردمندانہ تحریر کو پڑھ کر اپنی غلطی کی اصلاح کرلیں گے۔ کیونکہ ہمارا مقصد کسی کی عزت نفس کو مجروح کرنا، طنز کے تیر برسانا نہیں بلکہ ایک انتہائی غلط بات کی اصلاح کرنا ہے۔

واللہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل